باب 2

شکار—غذا جمع کرنے سے پیدا کرنے تک

4620CH02



تشار کا ریل کا سفر

تشار اپنے ایک رشتہ دار کی شادی میں شرکت کرنے دہلی سے چینئی جا رہا تھا۔ ریل میں اسے کھڑکی والی جگہ مل گئی، جہاں سے وہ باہر کا نظارہ دیکھنے لگا۔ تیز رفتار سے بھاگتی گاڑی سے اس نے دیکھا کہ پیڑ پودے، گھر، کھیت کھلیان، نہایت تیزی سے پیچھے کی جانب چھوٹتے چلے جا رہے تھے۔ تب ہی اس کے چچا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ لوگوں نے محض 150 سال قبل ہی ریل کا سفر شروع کیا تھا، اور لوگوں نے بس کا استعمال چند دہائیوں بعد شروع کیا؟ تشار سوچنے لگا کہ جب لوگوں کے پاس آمدورفت کے لیے تیز رفتار سواریاں نہیں تھیں تو کیا وہ سفر نہیں کرتے تھے؟ کیا وہ اپنی تمام عمر ایک ہی جگہ رہ کر بسر کرتے تھے؟ نہیں ایسی بات نہیں تھی۔

ابتدائی انسان: آخر وہ ادھر ادھر کیوں گھومتے تھے؟

ہم ان لوگوں کے بارے میں جانتے ہیں جو برصغیر میں آج سے بیس لاکھ سال قبل رہا کرتے تھے۔ آج ہم انھیں شکاری۔ذخیرہ کرنے والوں کے نام سے جانتے ہیں۔ کھانے پینے کا انتظام کرنے کے طور طریقوں کی وجہ سے ہی انھیں اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ عام طور پر کھانے کے لیے وہ جنگلی جانوروں کا شکار کرتے تھے۔ مچھلیاں اور پرندے پکڑتے تھے۔ پھل، پھول، والے پودے، پتیاں، انڈے جمع کیا کرتے تھے۔

شکاری۔ ذخیرہ کرنے والے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے رہتے تھے۔ اس کے کئی اسباب تھے۔

پہلا سبب ہے کہ اگر وہ ایک ہی جگہ پر زیادہ دنوں تک رہتے تو اطراف کے پودوں، پھلوں، اور جانوروں کو کھا کر ختم کر چکے ہوتے، اس لیے اور خوراک کی تلاش میں انھیں دوسری جگہوں پر جانا پڑتا تھا۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ جانور اپنا شکار حاصل کرنے کے لیے یا پھر ہرن اور مویشی اپنا چارا تلاش کرنے کے لیے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جایا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا شکار کرنے والے لوگ بھی ان جانوروں کے پیچھے پیچھے جاتے ہوں گے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ پیڑوں اور پودوں میں پھل الگ الگ وقت پر آتے ہیں۔ لہٰذا

2019-20

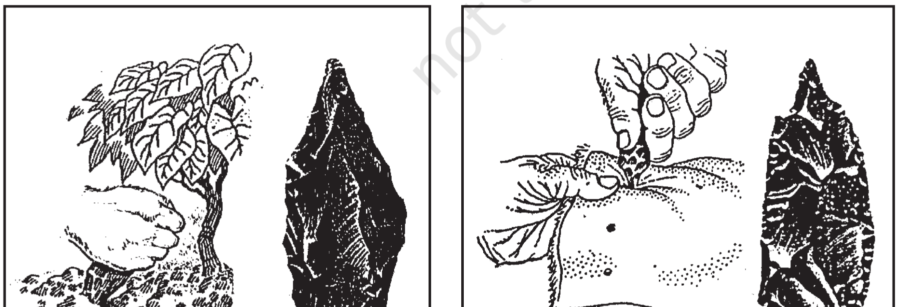
لوگ ان کی تلاش میں مناسب موسم کے لحاظ سے مختلف علاقوں میں گھومتے ہوں گے۔

چوتھا سبب یہ ہے کہ انسانوں، جانوروں اور پودوں کو زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی جھیلوں، جھرنوں اور ندیوں میں ہی ملتا ہے۔ اگر چہ کئی ندیوں اور جھرنوں کا پانی کبھی نہیں سوکھتا جبکہ کچھ جھیلوں اور ندیوں میں پانی بارش کے بعد ہی ملتا ہے اس لیے ایسی جھیلوں اور ندیوں کے کنارے بسنے والے لوگوں کو خشک موسم میں پانی کی تلاش میں ادھر ادھر جانا پڑتا ہوگا۔

ہمیں ان لوگوں کے بارے میں معلومات کیسے حاصل ہوتی ہیں؟

ماہرین آثار قدیمہ کو کچھ ایسی چیزیں حاصل ہوئی ہیں جنھیں شکاری۔ ذخیرہ کرنے والے لوگ بناتے اور استعمال کرتے تھے۔ غالبًا اس زمانہ میں لوگ پتھر، لکڑی اور ہڈیوں سے اوزار بناتے اور استعمال کرتے تھے۔ ان میں سے پتھر کے اوزار سب سے زیادہ دیرپا ثابت ہوئے۔

ان میں سے کچھ پتھر کے اوزاروں کا استعمال پھل پھول کاٹنے، ہڈیاں اور گوشت کاٹنے اور درختوں کی چھال اور جانوروں کی کھال اتارنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ بعض اوقات ہڈیوں یا لکڑیوں کے ہتھے (Handle) لگا کر بھالے اور تیر جیسے ہتھیار بنائے جاتے تھے۔ کچھ اوزاروں سے لکڑیاں کاٹی جاتی تھیں۔ لکڑیوں کا استعمال ایندھن کے ساتھ ساتھ جھونپڑیاں اور اوزار بنانے کے لیے بھی کیا جاتا تھا۔

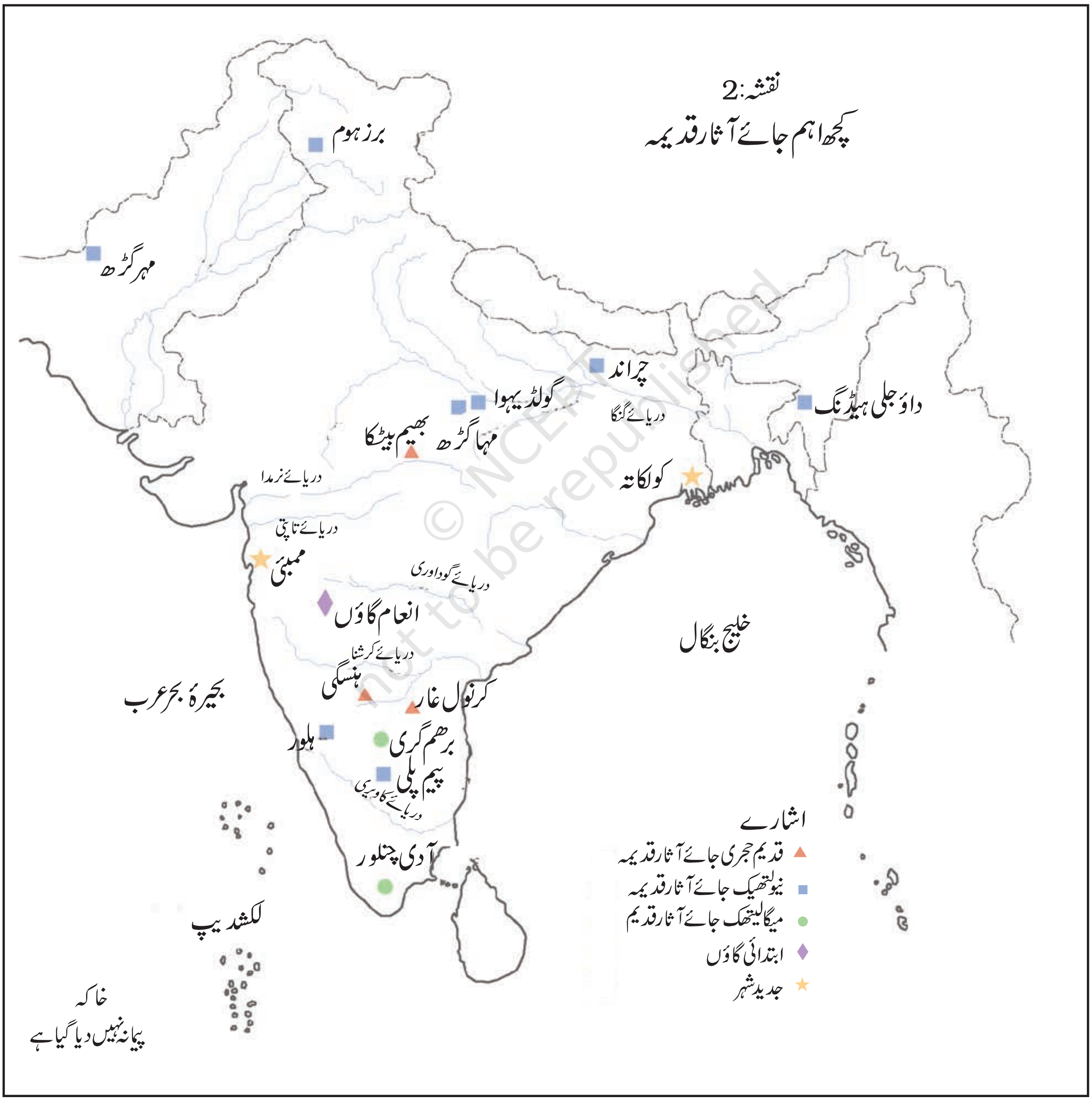


پتھروں کے اوزاروں کا استعمال
بائیں: کھانے لائق جڑوں کو جمع کرنے کے لیے زمین کھودنے کے کام میں
دائیں: جانوروں کی کھال سے بنے کپڑوں کی سلائی کے لیے۔

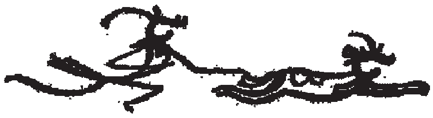
رہنے کی جگہ کا تعین کرنا

مندرجہ ذیل نقشہ نمبر 2 کو دیکھو۔ وہ تمام مقامات جن پر سرخ تکون کے نشان بنے ہیں ان مقامات کی نشان دہی کرتے ہیں، جہاں ماہرین آثار قدیمہ نے شکاری، ذخیرہ کرنے

والے(Hunter-gatherers) کے موجود ہونے کے ثبوت پائے ہیں۔ (ان کے علاوہ بھی کئی مقامات پر، شکاری اور اشیائے خوردنی کے جمع کرنے والے رہا کرتے تھے۔ صرف چند ایک ہی اس نقشے میں دکھائے گئے ہیں)۔ متعدد جگہیں (Sites) آبی ذرائع کے نزدیک واقع تھیں، مثلاً دریا اور جھیلیں۔ چونکہ پتھر کے اوزار بہت اہم تھے لہٰذا لوگ ایسے مقامات کی تلاش میں رہتے تھے جہاں عمدہ قسم کے پتھر آسانی سے دستیاب ہو جائیں۔
وہ مقامات جہاں پتھر پائے جاتے تھے۔



چٹانوں پر مصوری (Rock Painting) اور ان سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے۔



چٹانی پناہ گاہ سے ایک پینٹنگ۔ اس پینٹنگ کو بیان کرو۔

جن غاروں میں لوگ رہتے تھے ان میں سے کچھ کی دیواروں پر تصاویر ملی ہیں۔ ان میں سے کچھ اہم و خوبصورت مثالیں ہمیں مدھیہ پردیش اور جنوبی اتر پردیش سے دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں جنگلی جانوروں کو بڑی مہارت اور حسن خوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

جائے آثار قدیمہ

جائے آثار قدیمہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں چیزوں (اوزار، برتن، عمارتیں وغیرہ) کے باقیات ملتے ہیں۔ لوگوں نے ان چیزوں کو بنایا، استعمال کیا اور بعد میں وہ انھیں وہیں چھوڑ گئے۔ یہ زمین کے اوپر، اندر، کبھی کبھی سمندر اور دریاؤں کی تہہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ آپ آئندہ ابواب میں مختلف جائے آثار قدیمہ کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے۔



آگ کی دریافت

نقشہ 2 میں کرنول غار تلاش کرو (صفحہ 14) ۔ یہاں راکھ کے باقیات ملے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ آگ کے استعمال سے واقف تھے۔ آگ کا استعمال کئی طرح سے کیا گیا ہوگا۔ مثلاً روشنی کے لیے، گوشت پکانے کے لیے اور خطرناک جانوروں کو دور بھگانے کے لیے وغیرہ۔

موجودہ زمانے میں ہم آگ کا استعمال کس لیے کرتے ہیں؟

تبدیل ہوتا ہوا ماحول

تقریباً 12000 سال قبل دنیا کی آب وہوا میں زبردست تبدیلیاں رونما ہوئیں اور گرمی بڑھنے لگی۔ اس کے نتیجے میں کئی مقامات پر گھاس والے میدان بننے لگے، اس سے ہرن، بارہ سنگھا۔ بھیڑ، بکری، اور گائے جیسے مویشیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا جو گھاس کھا کر زندہ رہ سکتے ہیں۔

جو لوگ ان جانوروں کا شکار کرتے تھے وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آئے اور ان کے کھانے پینے کی عادات اور ان کے افزائش نسل کا موسم (Breeding Season) وغیرہ کی معلومات حاصل کرنے لگے۔ ہوسکتا ہے تب تک لوگ ان جانوروں کو پکڑ کر اپنی

بھیم بیٹکا (Bhimbetka) (موجودہ مدھیہ پردیش)۔ آثار قدیمہ پر غاریں اور چٹانیں ہیں۔ لوگ ان قدرتی پناہ گاہوں کو اس لیے منتخب کرتے تھے کہ وہ ان کو بارش، گرمی اور سردی سے بچاتے تھے نیز دھوپ اور تیز ہواؤں سے راحت ملتی تھی۔ یہ غاریں نرمدا وادی کے نزدیک واقع ہیں۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ لوگوں نے یہاں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کیوں کیا ہوگا؟

نام اور تاریخیں

ہم جس عہد کے بارے میں پڑھ رہے ہیں ماہرین آثار قدیمہ نے انھیں لمبے چوڑے نام دیے ہیں۔ ابتدائی دور یا اولین عہد کو قدیم حجری عہد کہتے ہیں۔ یہ دو یونانی الفاظ سے ماخوذ ہے۔ *'Palaeo'* کا مطلب ہے قدیم اور *'Lithos'* کا مطلب ہے پتھر۔ یہ نام پتھروں کے اوزاروں کی دریافت کی اہمیت کو بتاتا ہے۔ قدیم حجری عہد 2 ملین سال قبل سے لے کر 12000 سال قبل تک مانا جاتا ہے۔ اس عہد کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اولین (Lower)، وسطی (Middle) اور متاخر (Upper)۔ قدیم حجری عہد تقریباً 99 فیصدی انسانی تاریخ کی کہانی اسی عہد کے دوران وقوع پذیر ہوئی ہے۔

جس عہد میں ہمیں ماحولیاتی تبدیلیوں کا سراغ ملتا ہے اسے وسطی پتھر کا عہد (Mesolithic) کہتے ہیں۔ اس کا وقت تقریباً 12000 سال قبل سے لے کر 10000 سال قبل تک مانا جاتا ہے۔ اس عہد کے پتھر کے اوزار عام طور پر بہت چھوٹے ہوتے تھے۔ انھیں Microliths یا بہت چھوٹے پتھر سے بنا ہتھیار کہا جاتا تھا۔ اکثر ان اوزاروں میں ہڈیوں یا لکڑیوں کے دستے لگے ہوئے درانتی اور آری کی شکل کے اوزار شامل تھے۔ ساتھ ہی ساتھ پرانے قسم کے اوزاروں کا بھی مسلسل استعمال ہوتا رہا۔

اگلے عہد کی شروعات تقریباً 10000 سال قبل سے ہوتی ہے اسے ''نئے پتھر کا عہد'' (Neolithic) کہا جاتا ہے۔

نئے پتھر کے عہد کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

ہم نے کچھ مقامات کے نام بھی دیئے ہیں۔ اگلے ابواب میں تمھیں اور بھی بہت سے مقامات کے نام ملیں گے۔ اکثر ہم قدیم مقامات کے لیے ان ناموں کا استعمال کرتے ہیں جو آج مروج ہیں، کیونکہ ہمیں علم نہیں کہ اس عہد میں ان کے کیا نام رہے ہوں گے۔

کلیدی الفاظ

شکاری، ذخیرہ کرنے والے

جائے آثار قدیمہ

رہائش

فیکٹری

قدیم حجری

وسطی حجری

مائکرو ولتھ

کاشت کار

مویشی پالنے والے نیولیتھا عہد قبر

ضرورت کے مطابق پالنے کی بات سوچنے لگے ہوں۔ ساتھ ہی اس عہد میں مچھلی بھی غذا کا اہم ذریعہ بن گئی تھی۔

کھیتی اور مویشی پالن کی ابتدا

اس دوران برصغیر کے مختلف علاقوں میں گیہوں، جو اور دھان جیسے غلے قدرتی طور پر اگنے لگے تھے۔ شاید عورتوں، مردوں اور بچوں نے غلے کو خوراک کے لیے جمع کرنا شروع کر دیا ہوگا اور ساتھ ہی وہ یہ بھی سیکھنے لگے ہوں گے کہ یہ اناج کہاں پیدا ہوتے تھے اور فصلیں کب پک کر تیار ہوتی تھیں۔ غور کرتے کرتے لوگوں نے ان غلوں کی خود کاشت کرنا بھی سیکھ لیا ہوگا۔

مرد، عورتوں اور بچوں نے اپنے گھروں کے اطراف چارہ رکھ کر جانوروں کو متوجہ کر کے انھیں پالتو بنایا ہوگا۔ سب سے پہلے جس جنگلی جانور کو پالتو بنایا گیا وہ کتا تھا۔ رفتہ رفتہ لوگ بھیڑ، بکری، گائے اور سور وغیرہ جانوروں کو اپنے گھر کے نزدیک آنے کے لیے متوجہ کرنے لگے۔ ایسے جانور گروہ میں رہتے تھے اور زیادہ تر گھاس کھاتے تھے۔ اکثر لوگ دیگر افراد اور جنگلی جانوروں سے ان کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ اس طرح رفتہ رفتہ وہ چرواہے بن گئے۔

کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ سب سے پہلے کتے کو ہی پالتو کیوں بنایا گیا؟

سکونت کی زندگی کی شروعات

لوگوں کے ذریعہ پودے اگانے یا کاشت کرنے اور جانوروں کی نگہداشت کرنے کے عمل کو سکونت کی زندگی کی شروعات کا نام دیا گیا ہے۔ اپنائے گئے یہ پودے اور جانور عموماً جنگلی پودوں اور جانوروں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سکونت اختیار کرنے کے عمل میں اپنائے گئے پودوں اور جانوروں کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ ایسے پودوں اور جانوروں کا انتخاب کرتے ہیں جن کے بیمار ہونے کا اندیشہ کم ہو۔ یہی نہیں بلکہ لوگ ایسے پودوں کا انتخاب کرتے ہیں جن سے بڑے دانے والے اناج پیدا ہوتے ہیں اور جن کے مضبوط ڈنٹھل اناج کے دانوں کے وزن کو بخوبی سنبھال سکتے ہوں۔ ایسے پودوں کے بیجوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے تا کہ دوبارہ اگانے کے لیے ان کی خصوصیات برقرار رہیں۔



اسی طرح ان جانوروں کو آئندہ افزائش نسل کے لیے منتخب کیا جاتا ہے جو عموماً خوں خوار نہیں ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ پالتو جانور اور کاشت کے لیے اپنائے گئے پودے جنگلی جانوروں اور پودوں سے رفتہ رفتہ مختلف ہوتے گئے۔ مثال کے طور پر جنگلی جانوروں کے مقابلے میں پالتو جانوروں کے دانت اور سینگ چھوٹے ہوتے ہیں۔

ان دانتوں کو دیکھو۔ ان میں سے کون سے دانت جنگلی سور اور کون سے پالتو سور کے ہیں۔

سکونت اختیار کرنے کا عمل ساری دنیا میں رفتہ رفتہ چلتا رہا۔ یہ تقریباً 12,000 سال قبل شروع ہوا۔ درحقیقت ہم جو کھانا کھاتے ہیں وہ اسی سکونت اختیار کرنے کے عمل کا ہی نتیجہ ہے۔ کاشت کے لیے اپنائی گئی سب سے قدیم فصلوں میں گیہوں اور جَو شامل ہیں۔ اسی طرح سب سے پہلے پالتو جانوروں میں کتّے کے بعد بھیڑ بکری آتے ہیں۔

زندگی کا نیا انداز

اگر تم کسی پودے کے بیج کو بوتے ہو تو تم دیکھو گے کہ اسے اگنے اور نشوونما پانے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ اس میں کچھ دن، مہینے یا پھر سال تک لگ سکتے ہیں۔ لہٰذا جب لوگ پودوں کی کاشت کرنے لگے تو اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے انھیں کافی عرصے تک ایک ہی جگہ پر رہنا پڑا تھا۔ بیج بونے سے لے کر فصل کے پکنے تک پودوں کی آبپاشی، گھاس پھوس صاف کرنے، جانوروں اور چڑیوں سے ان کی نگہداشت کرنے جیسے بہت سے مرحلے اس میں شامل تھے۔ کٹائی کے بعد اناج کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا پڑتا تھا۔

اناج کو کھانے اور بیج دونوں صورتوں میں بہ حفاظت رکھنا اشد ضروری تھا اس لیے لوگوں کو اس کی ذخیرہ اندوزی (Storage) کا راستہ تلاش کرنا پڑا۔ بہت سے علاقوں میں لوگوں نے مٹی کے بڑے بڑے برتن بنائے، ٹوکریاں بُنیں یا پھر زمین میں گڑھا کھودا۔ کیا تم کو لگتا ہے کہ شکاری یا ذخیرہ کرنے والے افراد برتن بناتے یا اس کا استعمال کرتے ہوں گے؟ اپنے جواب کی وجوہات بتاؤ۔

وہ طریقے جن کے ذریعہ اناج استعمال میں لایا جاتا تھا



جانور: غذا کے ذخیرے

جانوروں کی تعداد میں قدرتی طور پر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اگر جانوروں کی نگہداشت کی جائے تو ان کی تعداد تو بڑھتی ہے ساتھ ہی ان سے دودھ بھی حاصل ہوسکتا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ جانوروں سے ہمیں گوشت بھی حاصل ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر مویشیوں کو پالنا خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرنے کے مترادف ہے۔

غذا کے علاوہ جانوروں سے اور کیا کیا حاصل کیا جاسکتا ہے؟

موجودہ دور میں جانوروں کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے؟

پہلے زمانے کے کسان اور جانور پالنے والوں کے بارے میں جانکاری حاصل کریں

نقشہ 2 (صفحہ نمبر 13) دیکھو۔ آپ کو نیلے مربع نظر آئیں گے ان میں سے ہر ایک اس جگہ کو دکھاتا ہے جہاں ماہرین آثار قدیمہ کو ابتدائی دور میں کسانوں اور جانور پالنے والوں کے موجود ہونے کے آثار ملے ہیں۔ یہ پورے برصغیر میں پائے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم شمال مغرب (North West) (موجودہ کشمیر) اور مشرق نیز جنوبی ہندوستان میں پائے گئے ہیں۔ یہ پتہ لگانے کے لیے کہ آیا یہ مقامات کسانوں اور جانور پالنے والوں کی بستیاں تھیں یا نہیں، سائنس داں کھدائی میں برآمد پودوں اور جانوروں کی ہڈیوں کے نمونوں (Samples) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ان میں سے سب سے دلچسپ جلے ہوئے اناج کے دانوں کے باقیات ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ غلطی سے یا دانستہ طور پر جلائے گئے ہوں گے۔ سائنس داں ان اناج کے دانوں کی شناخت کر سکتے ہیں اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس برصغیر کے مختلف علاقوں میں بہت ساری فصلیں اگائی جاتی رہی ہوں گی۔ سائنس داں مختلف جانوروں کی ہڈیوں کی بھی شناخت کر سکتے ہیں۔

مستقل سکونت کی طرف

ماہرین آثار قدیمہ کو کچھ مقامات پر جھونپڑیوں اور مکانوں کے نشانات ملے ہیں۔ مثلاً برزہوم (موجودہ کشمیر) کے لوگ گڑھے کے نیچے گھر بناتے تھے جنھیں گڑھا۔ گھر (Pit-House) کہا جاتا تھا۔ان میں نیچے اترنے کے لیے سیڑھیاں ہوتی تھیں۔ یہ انھیں سرد موسم سے محفوظ رکھتے ہوں گے۔ ماہرین آثار قدیمہ کو جھونپڑیوں کے اندر اور باہر دونوں ہی مقامات پر کھانا پکانے کی بھٹیاں ملی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لوگ موسم کے اعتبار سے اندر یا باہر کھانا پکاتے ہوں گے۔

ایک گڑھا گھر کی تصویر بناؤ

بہت سی جگہوں سے پتھروں کے اوزار بھی ملے ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو قدیم حجری(Palaeolithic) اوزاروں سے مختلف ہیں۔ اس وجہ سے انھیں نیو لیتھک (Neolithic) عہد کا مانا گیا ہے۔ان میں وہ اوزار بھی تھے جن کی دھار کو اور زیادہ تیز کرنے کے لیے ان پر پالش کی جاتی تھی۔ اوکھلی اور موسل کا استعمال اناج اور پودوں سے حاصل ہونے والی دیگر چیزوں کو پیسنے کے لیے کیا جاتا تھا۔آج ہزاروں سال بعد بھی اوکھلی اور موسل کا استعمال اناج پیسنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قدیم حجری(Palaeolithic) اوزاروں کو بنانا اور ان کا استعمال متواتر ہوتا رہا۔ کچھ اوزار ہڈیوں سے بھی بنائے جاتے تھے۔

کئی قسم کے مٹی کے برتن بھی برآمد ہوئے ہیں۔کبھی کبھی ان پر سجاوٹ بھی کی جاتی تھی۔ ان کا استعمال چیزوں کو رکھنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ لوگ برتنوں کا استعمال کھانا پکانے کے لیے بھی کرنے لگے۔ چاول، گیہوں اور دَلہن جیسے اناج اب غذا کا اہم حصّہ بن گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی لوگ اب کپڑے بھی بننے لگے تھے۔ اس کے لیے





کپاس جیسے ضروری پودے اگائے جاسکتے تھے۔

کیا یہ تبدیلیاں ہر جگہ ایک ساتھ رونما ہوئی ہوں گی ۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ایک طرف جہاں کئی مقامات پر مرد اور عورتوں نے شکار اور غذائی اشیا جمع کرنے کا کام سنبھالا وہیں دیگر افراد نے ہزاروں سال کے عرصہ میں رفتہ رفتہ کھیتی اور جانوروں کو پالنے کا کام اپنا لیا۔ اس کے علاوہ کچھ معاملوں میں لوگوں نے مختلف موسموں میں مختلف کام انجام دے کر ان کاموں کو یکجا کرنے کی کوشش کی۔

کیا آپ سوچتے ھیں کہ اس جار میں کس چیز کا ذخیرہ کیا جاتا ہوگا؟

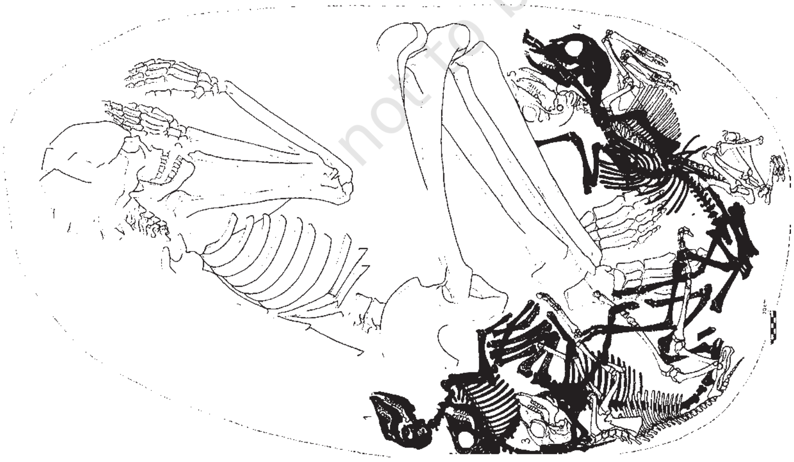
ایک قریبی مشاہدہ — مہر گڑھ میں زندگی اور موت

نقشہ 2 میں مہر گڑھ تلاش کرو (صفحہ نمبر 13)۔ یہ ایران جانے والے سب سے اہم راستے بولان درّے کے پاس ایک زرخیز میدانی علاقہ ہے۔ یہاں کے مرد اور عورتوں نے اس علاقے میں سب سے پہلے جو، گیہوں اگانا اور بھیڑ بکری پالنا سیکھا۔ یہ ان قدیم ترین گاؤں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں۔

یہاں مختلف قسم کے جانوروں کی ہڈیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ اس میں ہرن اور سور جیسے جنگلی جانوروں بھیڑ و بکریوں کی ہڈیاں ہیں۔

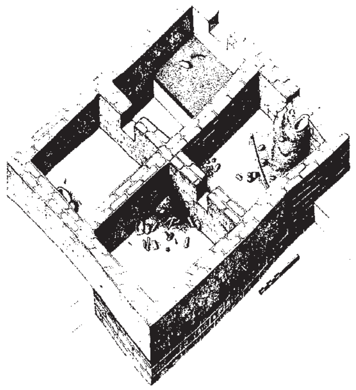
مہر گڑھ میں اس کے علاوہ مربع یا مستطیل نما گھروں کے باقیات بھی ملے ہیں۔ ہر گھر میں چار یا اس سے زیادہ کمرے ہیں جن میں سے کچھ غالباً ذخیرہ کرنے کے کام آتے ہوں گے۔

جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو عزیز و اقارب اور دوست و احباب احترام جتاتے ہیں۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہوتی ہے۔ لہٰذا قبروں میں مرنے والوں کے ساتھ کچھ سامان بھی رکھے جاتے تھے۔ مہر گڑھ میں ایسی متعدد قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک قبر میں ایک مردے کے ساتھ ایک بکری کو بھی دفنایا گیا تھا، ممکن ہے اسے دوسری دنیا میں مرنے والے کے کھانے کے واسطے رکھا گیا ہوگا۔



مہر گڑھ کی قبر کی تصویر

کیا تم بکریوں کے ڈھانچوں کو پہچان سکتے ہو؟



مہر گڑھ کے گھر کی تصویر

مہر گڑھ کے گھر غالباً ایسے ہوتے ہوں گے۔

تم جس گھر میں رہتے ہو اس میں اور اس گھر میں کیا یکسانیت ہے؟

2019-20

کہیں اور

فرانس میں غار میں کی گئی مصوری

اپنے اٹلس میں فرانس تلاش کرو۔ ذیل کی تصویر فرانس کے ایک غار کی ہے۔ اس جائے آثار قدیمہ کی دریافت تقریباً 100 سال قبل چار اسکولی طلبا نے کی تھی۔ اس قسم کی تصاویر تقریباً 20000 برس قبل سے لے کر 10000 سال قبل کے درمیان بنائی گئی ہوں گی۔ ان میں جنگلی گھوڑے، گائے، بھینس، گینڈا، رین ڈیر، بارہ سنگھا اور سوروں کی گہرے چمکتے رنگوں سے عکاسی کی گئی ہے۔ ان رنگوں کو عموماً لوا، کچ دھات، چارکول اور Ochre جیسی معدنیات سے تیار کیا جاتا تھا، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان تصاویر کو تیوہاروں کے موقع پر بنایا جاتا ہو یا پھر انھیں شکاریوں کے شکار کے لیے روانہ ہونے سے پہلے کچھ رسومات ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ہوگا۔

اپنے اٹلس میں ترکی تلاش کرو۔ نیولتھک (Neolithic) عہد کے مشہور ترین مقامات میں سے ایک چٹال ہویوک (Catal Huyak) ترکی میں ہے۔ یہاں استعمال کے لیے چقمق پتھر شام (سیریا) سے، کوڑیاں بحر احمر سے، سیپیاں بحر روم جیسے دور دراز کے مقامات سے لائی جاتی تھیں۔ خیال رہے کہ اس وقت تک پہیے والی گاڑیوں کی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ لوگ سامان خود یا جانوروں کی پیٹھ پر لاد کر لے جایا کرتے تھے۔

بتاؤ کوڑیوں اور سیپیوں کا کیا استعمال ہوتا تھا؟



گاؤں

گاؤں کی یہ خصوصیت ہے کہ وہاں کے باشندے زیادہ تر خوراک کی پیداوار میں ہی مصروف رہتے ہیں۔

تصور کرو

تم آج سے 12000 سال قبل ایک پتھر کے غار میں رہتے ہو صفحہ 15 پر دیکھیے۔ تمہارے چچا اندرونی دیواروں میں سے ایک پر تصویریں بنا رہے ہیں اور تم ان کی مدد کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم رنگوں کو ملاؤ گے، لائینیں کھینچو گے یا پھر ان میں رنگ بھرو گے؟ وہ تمہیں کون کون سی کہانیاں سنائیں گے؟



آؤ یاد کریں

1۔ جملے مکمل کرو:

(a) شکاری، ذخیرہ کرنے والے غاروں اور چٹانی پناہ گاہوں میں اس لیے رہنا پسند کرتے تھے کیونکہ وہ ________________۔

(b) گھاس والے میدانوں کا فروغ ________________ سال قبل ہوا۔

2۔ کھیتی کرنے والے لوگ ایک مقام پر زیادہ عرصہ تک کیوں رہتے تھے؟

3۔ ماہرین آثار قدیمہ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ مہرگڑھ کے لوگ پہلے محض شکاری تھے اور بعد میں ان کے لیے جانوروں کو پالنا زیادہ آسان ہو گیا؟



آؤ گفتگو کریں

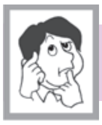
4۔ شکاری، ذخیرہ کرنے والے ایک مقام سے دوسرے مقام تک کیوں گھومتے رہتے تھے؟ ان کے سفر اور آج کے ہمارے سفر میں کیا یکسانیت اور کیا فرق ہے؟

5۔ شکاری، ذخیرہ کرنے والے آگ کا استعمال کن کن چیزوں کے لیے کرتے تھے؟ کیا تم ان میں سے کسی بھی مقصد کے لیے آج کل آگ کا استعمال کرتے ہو؟

6۔ کاشت کار اور جانوروں کو پالنے والوں کی زندگی شکاری۔ ذخیرہ کرنے والوں کی زندگی سے کس طرح مختلف تھی؟ تین فرق بتاؤ۔

کچھ اہم تاریخیں

- میسولیتھک عہد (12000- 10000 سال قبل تک)
- نیولیتھک کی ابتدا 10000 سال قبل
- سکونت کی زندگی کی شروعات تقریباً 12,000 سال قبل
- مہرگڑھ میں بستی کی ابتدا تقریباً 8000 سال قبل



آؤ کرکے دیکھیں

7۔ ایسے دو کام لکھو جنھیں آج عورتیں اور مرد دونوں کرتے ہیں۔ دو ایسے کام بتاؤ جنھیں محض عورتیں ہی کرتی ہیں اور دو وہ جنھیں صرف آدمی ہی کر سکتے ہیں۔ اپنی فہرست کا اپنے دو ساتھیوں کی فہرست سے موازنہ کرو۔ کیا تمھیں اس میں کوئی یکسانیت یا فرق محسوس ہو رہا ہے؟

8- تم جن اناجوں کو کھاتے ہو ان کی فہرست بناؤ۔ اناجوں کی کاشت کیا تم خود کرتے ہو۔ اگر ہاں تو ایک چارٹ بنا کر اس کی کاشت کے مختلف مرحلوں کو دکھاؤ۔ اگر نہیں تو ایک چارٹ بنا کر دکھاؤ کہ یہ اناج کسان سے تمہارے پاس تک کیسے پہنچے؟